احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 28- ستمبر 1998ء-

روزنامہ **الفضل** ربوہ

خطبہ نمبر33

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

☎ 213029

سوموار 28- ستمبر 1998ء 6 جمادی الثانی 1419 ہجری- 28 تبوک 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 214

خشوع سے خالی دل سے پناہ مانگو

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو- ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے- ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو- اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے- مولیٰ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں- (جامع ترمذی کتاب الدعوات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی سطح پر اور ہمارے خطہ پر ایٹمی دھوئیں کا خطرہ منڈلا رہا ھے

ایسے دلوں کے اثرات سے پناہ مانگو جو خشوع سے نا آشنا ہیں

اپنے ہر کام میں بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی تدبیریں سوچتے رہو

بیت الفضل لندن میں 25- ستمبر 98ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن- 25- ستمبر 1998ء- سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں بیت الفضل میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سورہ مومنون کی آیات 2 تا 4 کی تشریح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے حوالے سے فرمائی- حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ معمول کے مطابق ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور سات زبانوں' انگلش' عربی' بنگالی' فرنچ' جرمن' بوسنین اور ترکی میں اس کا رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا-

حضور نے فرمایا ان آیات کا جو ترجمہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے یہ ہے کہ وہ مومن نجات پا گئے جو نمازوں اور یاد الٰہی میں خشوع و خضوع رقت اور گداز ش سے مصروف ہوتے ہیں- حضرت عبداللہؓ بن عمر کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس دل سے جو خشوع سے نا آشنا ہو- ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی- ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایسے دل سے پناہ مانگی ہے جو خشوع سے نا آشنا ہو اس میں اس مادہ پرست دور کی طرف اشارہ ہے جس میں انسان ہر بات پر رو پڑتا ہے مگر اللہ کے ذکر سے نہیں روتا- امریکہ چین جاپان اور یورپ کے بڑے بڑے ممالک کے سربراہوں کی آنکھیں اللہ کے ذکر سے کبھی نہیں ڈبڈباتیں- ان لوگوں کے اثرات سے خدا کی پناہ مانگی گئی ہے- ایک بھاری تعداد انہی سے متاثر ہے سوائے رمضان کے آخری عشرے کے یہ لوگ ذکر الٰہی کے خشوع سے نا آشنا ہیں اور اس وقت بھی خدا کی محبت میں نہیں بلکہ اپنی ضرورت اور سال بھر کے گناہوں کو یاد کر کے روتے ہیں- حالانکہ خدا کی محبت میں رونا اصل رونا ہے-

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کہ ایسی دعا سے پناہ مانگی جو سنی نہیں جاتی اس میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے جو نمازوں میں روتے ہیں مگر ان کی دعائیں سنی نہیں جاتیں- اس کی وجہ یہ ہے کہ امن کے وقت دعا نہ کرنے والے کی مشکل میں بھی نہیں سنی جاتی- پھر ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا پناہ مانگی گئی ہے- یہ مادہ پرست نفس ہے جو سیر ہوتا ہی نہیں- یہ متقیوں اور اولیاء کے نفس کی بات ہرگز نہیں- پھر ایسے علم سے پناہ مانگی جو نفع رساں نہیں- آج کی ترقی یافتہ دنیا علم نفع پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ نفع حاصل کرنے کے لئے حاصل کرتی ہے- بنی نوع کو نفع پہنچانے کی کوئی جدوجہد نہیں کی جاتی- انگلستان کے دانشوروں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ انہوں نے اصل خرابی پہچان لی ہے ان میں سے بعض نے کہا ہے کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم خود غرضی کے دور میں زندہ ہیں ایسی حکمت عملی بنائیں' ایسا نیا دور چاہئے جس میں واقعۃً بنی نوع انسان کا فائدہ ہو- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں جماعت احمدیہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ کیا ہماری کوششوں کا آخری مقصد خود کو فائدہ پہنچانا تو نہیں- ضروری ہے کہ ہم بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی تدبیریں سوچتے رہیں- امید ہے کہ جماعت اس بات کو بڑے غور سے سمجھے گی اور اپنے پلے باندھ لے گی-

خشوع کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا کہ آپ خدا کی یاد میں اس طرح روتے تھے جس طرح ہنڈیا پکنے کی آواز آتی ہے- پس نمازوں میں اس طرح رونا چاہئے- لیکن یہ احتیاط ضروری ہے کہ آواز اتنی بلند نہ ہو کہ دوسروں کی نماز میں خلل پڑے-

ایک حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں- ایک قطرہ خدا کی راہ میں بہایا گیا آنسو ہے اور دوسرا خدا کے رستے میں بہنے والا خون کا ایک قطرہ ہے- جماعت احمدیہ پاکستان پر اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اس کے ہزاروں افراد ایسے ہیں جن کو خدا کی راہ میں خون بہانے یا چند قطرے بہانے کی سعادت حاصل ہوئی- اس کثرت سے خدا کی راہ میں خون پیش کرنے کی سعادت دنیا بھر میں اور کسی کو نہیں ملی- روزانہ کسی نہ کسی طرح پاکستان میں احمدیوں سے یہی سلوک ہوتا ہے- یہ قربانیاں احمدیوں کی بڑی سعادت ہیں- حدیث نبوی میں بیان کردہ دوسری بات نشان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پیشانی پر عبادت کا نشان اس سے مراد ہے- اس کے علاوہ پاؤں کی ایڑی کے نیچے گٹا سا بھی بن جاتا ہے- جو نمازیوں کی علامت ہے- اس کے علاوہ وقار عمل کرنے والے احمدیوں کے جسموں پر بھی ایسے نشانات پڑتے ہیں- لاکھوں احمدیوں کو خدا تعالیٰ وقار عمل کی توفیق دیتا ہے- ان کے جسموں کے نشان پر اللہ کی پسندیدگی اللہ کی محبت کا اظہار ہے آج دنیا میں خدا کی خاطر وقار عمل کرنے والی ایک ہی جماعت ہے یعنی جماعت احمدیہ-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث جس میں سات صفات کا ذکر ہے جن کو اپنانے سے اللہ کا سایہ پناہ دے گا- حضرت صاحب نے فرمایا ایسے خطرات دن بدن قریب آرہے ہیں عالمی سطح پر بھی اور بعض ممالک کے لحاظ سے بھی کہ ایٹمی جنگ کے دھوئیں کا سایہ قریب آرہا ہے- یہ سارا خطہ ایران' افغانستان' پاکستان' ہندوستان' کشمیر وغیرہ پر یہ خطرہ منڈلا رہا ہے- جو ایسے سائے سے پناہ چاہتا ہے اس کو اللہ اپنے سائے تلے لے آئے گا- فرمایا بقیہ مضمون اگلے خطبہ میں بیان ہوگا-

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا تھا- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے- اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب' نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے- چنانچہ 84 مستحق خاندان اس خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں- ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں-

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے-

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں-

○ احباب کرام کے علم کی خاطر پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیش کش بھی ہو سکتی ہے- آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت چار لاکھ روپے ہے-

○ حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی-

○ حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں-

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں- اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے-

(سیکرٹری- بیوت الحمد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خطبہ جمعہ

جو اللہ کے بندوں سے اعلیٰ مہمان نوازی کا برتاؤ کرے وہ یہ توقع رکھ سکتا ہے کہ میرا اللہ بھی میری اعلیٰ مہمانی فرمائے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کی مناسبت سے میزبانوں اور مہمانوں کے لئے نہایت اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بتاریخ 24 جولائی 1998ء بمطابق 24- وفا 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ ذاریات کی آیات 25 تا 27 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ان آیات کو میں نے آج کے خطبے کا عنوان اس لئے بنایا ہے کہ میزبانی اور مہمانی کے موقع پر ابراہیمی سنت کا تذکرہ کروں اور جماعت سے توقع کروں کہ اسی سنت کو زندہ کریں۔ جو مہمان حضرت ابراہیم کے گھر میں داخل ہوئے وہ دراصل فرشتے تھے لیکن انسانی روپ میں' اس لئے حضرت ابراہیمؑ نے ان کو پہچانا نہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ مکرمین مہمان تھے' بہت معزز مہمان تھے باوجود اس کے کہ حضرت ابراہیمؑ نے ان کو پہچانا نہیں مگر اتنا کہا کہ ہیں اجنبی اور اس پہلو سے اجنبی ہوتے ہوئے بھی ان کی مہمانی کا پورا حق ادا کیا۔

پس اس دفعہ جلسے پر بہت سے جانے پہچانے بھی آئیں گے اور بہت سے اجنبی بھی ہوں گے۔ جو اجنبی ہوں ان کا بھی ایک حق ہے اور جو کوئی کسی کے گھر آتا ہے اور گھروں کے علاوہ جو جماعت کا مہمان بن کر جلسے پر آتا ہے اس کے حضور کچھ پیش کرنا بغیر یہ پوچھے کہ آپ کھا چکے ہیں یا نہیں کھا چکے' یہ سنت ابراہیمی ہے۔ بعض دفعہ لوگ پوچھ کر مہمان کے کے لئے مشکل پیدا کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ تو مہمان کو جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ پوچھنے سے لگتا ہے اس کو تکلیف ہو گی تو کہتا ہے نہیں ہم کھا چکے ہیں۔ اور مجھے توقع نہیں کہ جماعت کسی پہلو سے بھی' کسی وقت بھی جھوٹ سے کام لے اور اگر وہ جھوٹ بولیں تو ان کو بتانا پڑتا ہے جو ان کے لئے شرمندگی یا الجھن کا موجب بنتا ہے کہ ہمارے یہ کہنے سے کہ ہم کچھ کھا کے نہیں آئے میزبان کو تکلیف ہو گی۔ تو دیکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا نہیں کھا چکے ہو' نہیں کھا چکے!؟ فوراً اندر گئے اور ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ جب انہوں نے اس بچھڑے کو ہاتھ نہ لگایا تو اس کے نتیجے میں بعض آیات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ خوفزدہ ہو گئے کیونکہ مہمان اگر کھانے سے ہاتھ کھینچ لے تو یہ بھی ایک دستور ہے کہ بعض دفعہ اس لئے ہاتھ کھینچا جاتا ہے کہ آنے والے کا ارادہ شر پہنچانے کا ہوتا ہے۔ اس آیت میں اس کی تفصیل تو بیان نہیں ہوئی لیکن قوم منکرون میں شاید یہ اشارہ ہو۔ بہرحال اب جو مہمان ہمارے آنے والے ہیں یہ بہت معزز مہمان ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود (-) کے مہمان ہیں اور جیسا کہ میں آگے حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی بعض روایات پیش کروں گا آپ سے وہ توقع کی جاتی ہے جو حضرت مسیح موعود (-) اپنے مہمانوں کے متعلق رویہ اختیار فرمایا کرتے تھے لیکن سب سے پہلے میں مہمان نوازی کے تعلق میں کچھ احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

مسند احمد کی روایت ہے جو حضرت فریح رضی اللہ عنہ سے بیان ہوئی ہے۔ آپؓ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔ اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' یہ بہت گہرا مضمون ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کی بھی ایک مہمان نوازی ہونی ہے۔ جو اللہ نے کرنی ہے۔ تو جو اللہ کے بندوں سے اعلیٰ مہمان نوازی کا برتاؤ کرے وہ یہ توقع رکھ سکتا ہے کہ میرا اللہ بھی میری اعلیٰ مہمانی فرمائے گا۔ تو بظاہر ان دو باتوں کا تعلق نہیں کہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے ضرور مہمان نوازی کرے۔ مگر یہ بات اس میں مضمر ہے۔ اس لئے فرمایا ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے اور ایک دن رات سے تین دن رات تک اسے مہمان رکھے۔ یہ تو مہمان کا حق ہے کیونکہ مسافر تین دن کا مسافر ہوتا ہے اتنا تو لازماً ہر مہمان کو حق دینا چاہئے کہ تین دن تک وہ آپ کے پاس رہے اور اس کی مہمانی کا حق ادا ہو۔

فرمایا اگر اس سے زائد عرصہ مہمان اس کے پاس ٹھہرتا ہے اور اس کی مہمان نوازی کرتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ اور نیکی کی بات ہو گی۔ اس لئے تین دن کے بعد مہمان کو نکالنا نہیں ہے بلکہ یہ ارشاد ہے کہ وہ تو فرض ہے وہ نیکی میں اس طرح شمار نہیں ہو سکتا۔ یہ تو تم پر لازم ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اگر تم چاہتے ہو کہ نوافل سے کام لو' نیکی سے کام لو تو پھر مہمان کو اس سے زیادہ ٹھہرنے کی ترغیب دو۔ یعنی اپنے رویہ سے اس سے ایسا سلوک کرو کہ وہ زیادہ عرصہ کے لئے ٹھہر جائے۔ لیکن مہمان کا بھی تو کچھ فرض ہے۔ فرمایا اور مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ بلا اجازت ٹھہرے۔ تو دونوں کے فرائض اور دونوں سے جو تقاضے ہیں دونوں کو بیان فرمایا اور میزبان کو تکلیف میں ڈالے' سے مراد یہ ہے کہ اگر میزبان نیکی کی خاطر کہے بھی کہ آپ ضرور ٹھہریں تو مہمان کو اتنا خیال کرنا چاہئے کہ بعض میزبان تکلف سے بھی کہا کرتے ہیں اس لئے اپنی طرف سے وہ اس بات کو خوب کھول دے کہ میں ٹھہر چکا ہوں جتنا ٹھہرنا تھا اب مجھے اجازت دیں۔ لیکن جو مہمان پاکستان سے تشریف لائے ہیں ان کا عرصہ تین دن کا نہیں۔ جماعت یو کے' United Kingdom کی جماعت نے ان کے لئے پندرہ دن کی مہمانی کی ذمہ داری قبول کی ہے اس لئے وہ سارے مہمان جو باہر سے آئے ہیں پندرہ دن کے لئے جماعت United Kingdom کے مہمان ہوں گے خواہ یہ مہمانی ان کی ذاتی ہو۔ یعنی جماعت کی طرف سے مہمان کا انتظام نہ ہو تو یہی سمجھیں کہ وہ جماعت ہی کی طرف سے مہمانی ہے کیونکہ ہر شخص جو جماعت کا حصہ ہے اس پہ بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ وہ جماعت کی نمائندگی ہی میں ان کی میزبانی کا حق ادا کرتا ہے پس اس پہلو سے چودہ دن تک ان کے ہاں ٹھہرنا بھی اگر وہ چاہیں' پسند کریں کہ ذاتی طور پر ہمارے ہاں ٹھہرو تو درست ہے۔ اگر نہیں تو تین دن کے بعد جماعتی انتظام کی طرف منتقل ہو جائیں۔ اس سلسلے میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی انتظام کے تحت مختلف آنے والے مہمانوں کے مزاج اور ان کے حالات کے مطابق مختلف انتظامات کئے گئے ہیں مگر بنیادی طور پر اکرام کا حق ہر ایک کا ہے۔ ہر شخص کا اکرام ہونا چاہئے۔

ایک اور حدیث مسلم کتاب البر سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔ تو یہ بھی مہمان نوازی کی قسمیں ہیں **خواہ آپ کا براہ راست مہمان ہو یا نہ ہو اس سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں**۔ اور سارے جلسے پر یہ ماحول ہو کہ ہر شخص مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے ہر ایک کا استقبال کر رہا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ ابن ماجہ سے لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو اس کی حیثیت کے مطابق اس کی عزت و تکریم کرو۔ یہ میں نے اس لئے بیان کرنا ضروری سمجھا ہے کہ ہمارے بہت سے ایسے مہمان ہیں جو جماعت سے تعلق نہیں رکھتے اور مختلف دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے ہیں۔ ان کا جو الگ انتظام ہوتا ہے اور غیر معمولی توجہ دی جاتی ہے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ بعض مہمانوں کو تو عام مہمانوں میں شامل کیا گیا ہے بعض سے خاص سلوک ہو رہا ہے۔ یہ خاص سلوک حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی ہدایت کے مطابق ہوتا ہے اور یہ حدیث اس پہ گواہ ہے جب کسی قوم کا سردار یا معزز شخص آئے تو اس سے اس کی شان کے مطابق سلوک کرو کیونکہ دراصل وہ اپنی پوری قوم کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اب اس نے واپس جا کر اس قوم کو بتانا ہے کہ مجھ سے کیا سلوک کیا گیا۔

ایک اور حدیث عبداللہ بن طخفہ کی طرف سے روایت ہے مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ عبداللہ بن طخفہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کے پاس کثرت سے مہمان آنے لگے تو آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ہر کوئی اپنا مہمان لیتا جائے۔ یہ وہ حدیث نہیں ہے جو میں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں اس سے ملتی جلتی یہ حدیث ہے کیونکہ یہ آئے دن واقعہ پیش آیا کرتا تھا یہ روز کا دستور تھا' ہر وقت آنے والے مہمان آیا کرتے تھے اور آنحضرت ﷺ یہی فرمایا کرتے تھے کہ جس کے پاس توفیق ہے وہ اپنا اپنا مہمان لیتا جائے۔

عبداللہ بن طخفہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان میں تھا جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ گئے تھے۔ جب آپ گھر پہنچے۔ یہ گئے سے مراد ہے کہ ایک موقع پر مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے مہمان لے جانے والے کم رہ گئے تو آنحضرت ﷺ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے اور عبداللہ بن طخفہ کہتے ہیں میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا گھر میں کھانے کو کچھ ہے۔ انہوں نے کہا جی ہاں حریسہ' کوئی عرب کھانا ہے' جو میں نے آپ کے افطار کے لئے تیار کیا ہے۔ یعنی آنحضور روزے سے تھے۔ راوی کہتا ہے حضرت رسول اللہ ﷺ نے جب فرمایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وہ کھانا ایک برتن میں ڈال کر لائیں اس میں سے رسول اللہ ﷺ نے تھوڑا سا لیا اور تناول فرمایا یعنی افطار میں دیر نہیں کی۔

آپ مہمان سے پہلے کھانا نہیں کھایا کرتے تھے مگر افطار کا اپنا تقاضا ہے اس لئے آپ نے کچھ تھوڑا سا اس میں سے لیا اور تناول فرمایا۔ پھر فرمایا بسم اللہ کر کے کھائیں۔ بسم اللہ کر کے کھائیں کا حکم دوسروں کو دیا ہے۔ آپ نے تو بسم اللہ کر کے ہی کھایا تھا۔ چنانچہ ہم نے اس کھانے میں سے اس طرح کھایا کہ ہم اسے دیکھ نہیں رہے تھے۔ بعد ازاں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عائشہ کیا تمہارے پاس پینے کو کچھ ہے۔ انہوں نے کہا جی حریرہ ہے' جو پتلا حلوہ ہوتا ہے اور بہت لذیذ ہوتا ہے' جو میں نے آپ کے لئے تیار کیا ہے۔ فرمایا لے آؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وہ لائیں تو آنحضرت ﷺ نے پکڑا اور برتن کو اپنے منہ کی طرف بلند کیا۔ تھوڑا سا نوش کر کے فرمایا بسم اللہ کر کے پینا شروع کریں۔

دو باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں ایک تو افطار کی وجہ سے تاخیر مناسب نہیں تھی دوسرے دونوں مرتبہ افطار ہو چکا تو پھر بھی حریرہ پیتے وقت بھی پہلے اپنے منہ سے لگایا۔ یہ لازماً اس غرض سے تھا کہ اس تھوڑے کھانے اور تھوڑے پینے میں برکت پڑ جائے اور ایسا ہی ہوا۔ پھر ہم اس طرح پی رہے تھے کہ ہم اسے دیکھ نہیں رہے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کو خیال تھا کہ تھوڑا سا ہو گا جو ہے وہ پی لیں مگر وہ نہ دیکھنے کے باعث نہ وہ ختم ہو رہا تھا نہ ان کو اس سے اپنے ساتھی کے لئے ہاتھ روکنے پڑے تو چلتا رہا اور ختم نہیں ہوا جب تک سب سیر نہ ہو گئے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ خود گھر کی طرف چل پڑے اور پھر گھر سے مسجد کو چلے آئے کیونکہ ہم مسجد میں لیٹے ہوئے تھے۔ مسجد میں کہتے ہیں میں تو اوندھے منہ لیٹ کر الٹا پڑ کے سو گیا۔ صبح آنحضور ﷺ جب تشریف لائے اور لوگوں کو الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہہ کر نماز کے لئے بیدار کرنے لگے۔ **یہ بھی ایک سنت ہے کہ مہمانوں کو نماز کے لئے بیدار کرنا چاہئے**۔ آنحضرت ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب آپ آتے تو لوگوں کو نماز کے لئے اٹھاتے۔ یعنی یہ اس لئے فرما رہے تھے کہ آپ کا دستور تھا کوئی اچانک' اتفاقاً ہونے والا واقعہ نہیں تھا۔ جب میرے پاس سے گزرے تو میں اس وقت اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کی میں عبداللہ بن طخفہ ہوں۔ آپ فرمانے لگے سونے کا یہ انداز ایسا ہے جسے اللہ عزّ وجل ناپسند فرماتا ہے۔ پس سونے کے متعلق بھی یاد رکھیں کہ الٹے پڑ کے سونا مناسب نہیں ہے۔ حضور اکرم ﷺ دائیں کروٹ لیٹا کرتے تھے' پیٹھ کے بل لیٹنا بھی جائز ہے۔ بعض صورتوں میں بائیں طرف کروٹ لینا بھی بعض بیماریوں کی وجہ سے جو دائیں طرف لیٹنے سے بڑھتی ہیں ضروری ہو جاتا ہے۔ تو یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے کہ ضرور دائیں طرف لیٹا جائے مگر اوندھے لیٹنے کو حضور اکرم ﷺ اس لئے ناپسند فرماتے تھے کہ اللہ ناپسند فرماتا ہے۔ اور یہ ایک عجیب طبی حقیقت ہے کہ اکثر وہ بچے جن کو مائیں الٹا ڈال دیتی ہیں اکثر تو نہیں مگر ان میں سے بہت سے بچے جن کو مائیں الٹا ڈالتی ہیں ان کا سانس بند ہو جاتا ہے اور وہ سوتے ہی میں فوت ہو جاتے ہیں۔ پس طبی لحاظ سے بھی یہ ایک مضربات ہے اوندھے منہ نہیں سونا چاہئے۔

ایک روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لی گئی ہے یعنی ابن عمرؓ بھی صحابی تھے اور حضرت عمرؓ بھی صحابی تھے اس لئے عنہما کہنا چاہئے۔ حضرت ابن عمرؓ نے اپنے باپ عمر سے بیان کیا ہے رضی اللہ عنہما۔ اللہ ان دونوں سے راضی ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سفر کے ارادے سے جب اونٹ پر بیٹھ جاتے تھے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا مانگتے' پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا۔ اب آپ میں سے میرا نہیں خیال کہ کوئی آنے والا بھی اونٹ پر بیٹھا ہو سوائے اس کے کہ ڈیرہ غازی خان کے کچھ لوگ اونٹ پر بیٹھ کر گاڑی تک پہنچے ہوں یہ الگ مسئلہ ہے لیکن مراد سواری ہے۔ آج کی جو سواری ہے وہ اونٹ کا قائم مقام ہے اذا العشار عطلت جب بہتر سواریاں ایجاد ہو جائیں گی اور اونٹنیوں کو بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ آیت بتا رہی ہے کہ اونٹ سے مراد یہاں صرف سواری ہے۔ تین بار تکبیر فرماتے پھر دعا مانگتے پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا۔ (.....) حالانکہ ہم میں اسے قابو رکھنے کی طاقت نہیں تھی ہم اپنے رب کی طرف ہی جانے والے ہیں۔ اے ہمارے خدا ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہوں۔ اے ہمارے خدا تو ہی ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ دوری کو لپیٹ کا مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ آپ لوگ بڑی بڑی دور سے ہوائی جہازوں پر بھی آئے ہیں' رستے میں کوئی تکلیف نہ ہو کہ سفر لمبا محسوس ہو۔ آتی دفعہ تو آپ کو یہ دعا یاد نہیں تھی لیکن جاتی دفعہ تو یاد ہو گی۔ اس لئے جاتی دفعہ کی تکلیفوں سے بچنے کے لئے بھی یہ دعا کریں۔ اے ہمارے خدا تو اس سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں خبر گیر ہو۔ اے ہمارے خدا میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے' ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے' مال اور اہل و عیال میں برے نتیجے سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔

کوئی پہلو بھی ایسا نہیں جس کو حضور اکرم ﷺ نے نظر انداز فرما دیا ہو۔ سفر کے دوران جو کچھ پیش آ سکتا ہے ان سب کے لئے آپ نے دعا کی ہے۔ کہ اچھی باتیں تو پیش آئیں سفر سے وابستہ کوئی بری باتیں پیش نہ آئیں اور پیچھے رہ جانے والوں کے لئے بھی دعا کی ہے جن کی طرف لوٹ کر جا رہے ہیں ان کے لئے بھی دعا کی ہے۔ "غیر پسندیدہ تبدیلی" اس دعا میں صرف گھر والے ہی پیش نظر نہ رکھیں بلکہ ملک والے بھی پیش نظر رکھیں۔ آج تک تو ہم یہی دیکھ رہے ہیں کہ ہر تبدیلی ناپسندیدہ ہی ہو رہی ہے۔ پس شاید آپ جو للہ سفر کر کے یہاں آئے ہیں آپ کی دعاؤں کی برکت سے واپسی پہ آپ کچھ اچھی تبدیلیاں بھی دیکھ لیں۔ تو محض گھر والوں کے لئے اچھی تبدیلیوں کی نہیں بلکہ اپنے اہل وطن کے لئے بھی اچھی تبدیلیوں کی دعا کرتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیں۔

پھر جب آپ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا مانگتے اور اس میں یہ زیادتی فرماتے یعنی سفر سے واپسی والوں کے لئے یہ زیادتی ہے اس دعا میں۔ آتی دفعہ بھی پچھلوں کے لئے یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ جب ہم واپس جائیں تو یہ کچھ ہو۔ واپسی پہ بعینہٖ وہی دعا مانگتے تھے مگر اس میں ایک چیز کا اضافہ فرمادیتے تھے۔ ہم واپس آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے عبادت گزار اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان بن کر۔ تو یہاں جلسے پر جو آپ سیکھیں گے اس کے نتیجے میں آپ کو زیب دے گا کہ یہ بھی اس سفر کی دعا میں شامل کر لیں کہ اے ہمارے رب ہم توبہ کرتے ہوئے تیری طرف لوٹ رہے ہیں' عبادت گزار بنتے ہوئے اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان ہوتے ہوئے۔

عبادت کے مضمون پر میں بہت سے خطبات دے چکا ہوں مگر جلسے کے دوران عبادت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے یہ حدیث میرے کام آئی ہے۔ جب واپسی پہ عبادت گزار کا ذکر فرمایا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ سفر کے دوران جو پہلے پوری طرح عبادت گزار نہیں تھے وہ پہلے سے بڑھ کر عبادت گزار ہو گئے۔ تو یہاں اگر آپ عبادت کے ڈھنگ سیکھیں گے تو واپسی پہ یہ دعا مانگ سکیں گے۔

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا' جو شخص کسی مکان میں رہائش اختیار کرتے یا کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے 'میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پناہ مانگتا ہوں تو اس شخص کو وہاں رہائش ترک کرنے یا اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اب یہ خیال کریں گے کہ منہ سے یہ دعا کرنے کے نتیجے میں پیچھے ہرگز کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہو گا تو اس کا مطلب ہے آپ نے اس کے مرکزی پیغام کو سمجھا نہیں' میں اللہ تعالیٰ کے کلمات کی پناہ میں آتا ہوں مکمل طور پر اور اس شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پناہ چاہتا ہوں۔ تو جو شر سے پناہ مانگ رہا ہے وہ شر سے پناہ دینے والا بھی ہو گا۔ اگر شر سے پناہ دینے والا نہ ہو تو اس کے حق میں یہ وعدہ پورا نہیں ہو سکتا کہ شروع سفر سے واپسی تک اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن اگر اس طرح لازماً اللہ کی پناہ مانگے کہ خود بھی لوگوں کو شر سے پناہ دینے والا ہو اور اس سے کوئی شر کسی کو نہ پہنچے تو مجھے کامل یقین ہے کہ اس کو کوئی چیز بھی گزند نہیں پہنچائے گی۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کی مہمان نوازی سے تعلق رکھنے والی روایات میں سے جو بکثرت ہیں صرف چند چن کے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو میرا خیال ہے شاید پہلے بیان نہ ہوئی ہوں اور اگر بیان ہو بھی گئی ہوں تو آج کل کے موقع پر ان کا دوہرانا مناسب ہے۔ سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت اقدس مسیح موعود (۔) نے فرمایا آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے اس واسطے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آگیا ہوں۔

مجھے اس روایت کے بیان کرنے سے بعض باتیں مقصود ہیں۔ اول یہ کہ قطع نظر اس کے کہ میں علیل ہوں یا نہ ہوں میں ہمیشہ یہ پوری کوشش کرتا ہوں کہ آنے والے مہمانوں کی خاطر ان کے لئے ملاقات کا وقت نکالوں لیکن اللہ کا فضل ہے کہ میں علیل نہیں ہوں لیکن اس کے باوجود لوگ سمجھتے ہیں کہ میری ہمدردی زیادہ لیں گے اس بات پر کہ اگر وہ غور سے مجھے دیکھیں کہ کوئی علالت کی علامت ان کو دکھائی دے جائے اور اس پر وہ کہیں کہ اوہو آپ تو علیل ہیں۔ یہ طریق نامناسب ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود (۔) علیل تھے بھی' ہوتے بھی تھے تو کوئی نہیں کہا کرتا تھا کہ آپ علیل لگ رہے ہیں۔ تو اخلاق حسنہ کا یہ تقاضا ہے تبھی میں بار بار جماعت کو سمجھاتا ہوں کہ بعض لوگ تو اس طرح گہری اترنے والی نگاہوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ان نگاہوں سے بھی گھبراہٹ ہوتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کوئی علامت مل جائے جس پہ وہ اپنی ہمدردی کا اظہار کر سکیں اور اگر وہ علامت نہ ملے تو پھر صحت کے متعلق لازماً ذکر شروع کر دیتے ہیں۔ بھئی اپنی ملاقات کرو۔ اپنے کام سے کام رکھو۔ اپنی صحت کے متعلق دعا مانگنے کی درخواست بے شک کرو مگر میرے معاملے میں مہربانی فرما کر دخل نہ دیا کرو کیونکہ اس سے مجھے الجھن پیدا ہوتی ہے۔ میں جب حاضر ہوں' ہر حال میں حاضر ہوں' بیمار ہوں تب بھی حاضر ہوں تو پھر آپ کا کیا حرج ہے۔ میری بیماری کو مجھ پر اور میرے خدا پر چھوڑ دیں اگر کوئی ہو۔ لیکن میں آپ کو یقین دلا رہا ہوں کہ مجھے کوئی بیماری نہیں ہے' میں بالکل ٹھیک ہوں اور پہلے سے بہت بہتر ہوں۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آجکل جو میں اپنے اوپر محنت کر رہا ہوں وہ خاص قسم کی غذا کھاتا ہوں' خاص غذاؤں سے پرہیز کرتا ہوں اور اس کے علاوہ سیر میں بہت باقاعدگی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ میری سیر کے دوران جو پہلے ایک گھنٹے کی ہوا کرتی تھی میں نے محسوس کیا ہے کہ از خود مجھ میں طاقت آگئی ہے اور میں وہی گھنٹے کی سیر پینتالیس منٹ میں کر لیتا ہوں۔ بعض دفعہ اس سے بھی کم اور بعض دفعہ میرے ساتھیوں کو دوڑنا پڑتا ہے۔ تو یہ وہ اس زمانے کی باتیں ہیں جب میں نیا نیا یہاں آیا تھا اور دن بدن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں بہتری ہو رہی ہے تو جب خدا نے اتنا احسان فرمایا ہے تو کیا ضرورت ہے آپ کو دخل اندازیوں کی۔ میں خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوں۔

اب بعض دفعہ مجھے کھانسی بھی ہو جاتی ہے تھوڑی سی' آپ کو یاد ہونا چاہئے کہ حضرت مصلح موعود کو مسلسل کھانسی ہوتی تھی۔ حضرت مصلح موعود کو جب کھانسی ہوتی تھی تو یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ نے کبھی بھی اس وقت کے بہترین ایلوپیتھک علاج سے اجتناب نہیں فرمایا اس کے باوجود ساری عمر کھانسی لگی رہی اور بولنے والوں کو طبعاً کھانسی ہو بھی جاتی ہے۔ تو یہ اللہ کا بہت احسان ہے کہ میں چونکہ اپنا علاج ساتھ ساتھ خود کرتا رہتا ہوں اس لئے بہت حد تک کھانسی سے بچ گیا ہوں۔ اس زمانے میں کب لوگ حضرت مصلح موعود کو کہہ کے تنگ کیا کرتے تھے کہ اوہو اب آپ کو کھانسی ہوئی' اب آپ کو کھانسی ہوئی' اب آپ کو کھانسی ہوئی۔ وہ قہوہ پیتے جاتے تھے اور کھانسی ہوتی جاتی تھی۔ تو آپ کی یہ باتیں آپ کے دخل دینے والی ہیں ہی نہیں' ان کو بالکل چھوڑ دیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے مجھے خدا کے فضل سے اگر کھانسی اٹھی بھی تو ہرگز کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا۔ نہ چھاتی میں' نہ گلے میں' ادنیٰ سا بھی درد کا احساس نہیں ہوتا۔ کثرت سے بولنے کے نتیجے میں بعض دفعہ ہلکی سی ایک خراش سی پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجے میں کھانسی اٹھتی رہتی ہے۔ اگر ایسا ہو جو میری صورت میں اب بہت کم ہوتا ہے تو ہونے دیں' ہرگز کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔

اب حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کی ایک روایت آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں ہمارے لئے جلسے کے دنوں میں بہت سے سبق ہیں۔ فرمایا "اگر کوئی مہمان آوے اور سب و شتم تک بھی اس کی نوبت پہنچے' تو تم کو چاہئے کہ چپ کر رہو۔ جس حال میں کہ وہ ہمارے حالات سے واقف نہیں ہے نہ ہمارے مریدوں میں داخل ہے تو کیا حق ہے کہ ہم اس سے وہ ادب چاہیں جو ایک مرید کو کرنا چاہئے" اب اس میں دو باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت مسیح موعود (۔) اپنے مریدوں سے ہرگز توقع نہیں رکھتے تھے کہ وہ سب و شتم سے کام لیں۔ پس اگر کوئی سب و شتم یعنی گالی گلوچ سے کام لے رہا ہے تو آپ کو توقع رکھنی چاہئے کہ وہ حضرت مسیح موعود (۔) کا مرید نہیں ہے اور جو مرید ہے اسے سوچنا چاہئے کہ اس سے مسیح موعود کو کیا توقع تھی۔ جو سننے والا ہے وہ یہی سمجھے کہ یہ مرید نہیں ہے اور صبر سے کام لے اور جو مرید ہے وہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھے کیا کر رہا ہے اور حضرت مسیح موعود (۔) کو اس سے کیا توقع تھی۔

فرمایا جو ایک یہ بھی ان کا احسان ہے کہ نرمی سے بات کرتے ہیں یعنی باہر سے آنے والے مہمان اکثر خوش خلق ہی ہوتے ہیں۔ "خدا کرے کہ ہماری جماعت پر وہ دن آوے کہ جو لوگ محض ناواقف ہیں اگر وہ آویں تو بھائیوں کی طرح سلوک کریں" بعض دفعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسے کے دنوں میں موسم بھی خراب ہو جاتا ہے اس خراب موسم میں حضرت مسیح موعود(-) کیا توقع رکھتے ہیں۔ فرمایا۔ "آجکل موسم بھی خراب ہے اور جس قدر لوگ آئے ہوئے ہیں یہ سب مہمان ہیں اور مہمان کا احترام ہونا چاہئے" اس میں احمدی اور غیر احمدی مہمان کا فرق نہیں کیا گیا۔ مسلم غیر مسلم کا فرق نہیں کیا گیا۔ "اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو اگر کوئی دودھ مانگے تو دودھ دو' چائے مانگے تو چائے دو' کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکادو" اب مجھے یہ تو علم نہیں کہ دودھ کا کوئی انتظام جماعت کی طرف سے ہوتا ہے یا نہیں مگر مسلسل چائے کا لنگر تو جاری رہتا ہے اور اس کے علاوہ پرہیزی کھانا یا ایسا کھانا جو پرہیزی تو نہیں مگر بیمار بھی کھاسکتے ہیں ایسے کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ ایک موقع پر آپ نے میاں نجم الدین جو مہتمم لنگر خانہ تھے ان کو بلا کر فرمایا "دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو" خواہ پہچانو یا نہ پہچانو' ہو سکتا ہے کہ کسی قوم کا کوئی معزز شخص بھی ہو' ہر ایک سے ایسا سلوک کرو گویا ہر ایک شخص صاحب اکرام ہے۔

"سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو" یہاں جماعت U.K کے لئے کچھ آسانی ہے دودھ کا ذکر نہیں۔ "سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمان کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو اگر کسی گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلے کا انتظام کردو" بعض علاقوں کے مہمانوں کو سردی نہ بھی ہو تو سردی بہت لگتی ہے اور پاکستان کی شدید گرمی سے آنے والوں میں سے بھی کئی ایسے ہیں جو مجھے ملنے آتے ہیں تو کہتے ہیں یہاں سردی ہے حالانکہ سردی وردی کچھ نہیں لیکن آب وہوا کی تبدیلی سے یہ ہو جاتا ہے۔ انڈونیشیا کے مہمان جب بھی آتے ہیں وہ خواہ گرمی ہو' وہ سردی سے کانپ رہے ہوتے ہیں اس لئے ان کی بیرکس میں میں نے کہا ہوا ہے کہ ہمیشہ ہیٹرز وغیرہ کا انتظام کرو کیونکہ یہ ان کی آب وہوا کے نتیجے میں ان کا حق تم پر ہے۔

مولوی حسن علی صاحب مرحوم نے اپنے واقعہ کا خود اپنے قلم سے ذکر کیا جو ان کی کتاب "تائید حق" میں چھپا ہے۔ آپ فرماتے ہیں "مرزا صاحب کی مہمان نوازی دیکھ کر مجھ کو بہت تعجب سا گزرا" یہ حضرت مولوی حسن علی صاحب کے احمدیت قبول کرنے سے پہلے کے سفر کا حال ہے جو انہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد بعینہٖ اسی طرح لکھا جو اس سفر میں آپ نے محسوس کیا اور دیکھا۔ کہتے ہیں "مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھ کو بہت تعجب سا گزرا۔ ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے سامعین ان کی مہمان نوازی کا اندازہ کرسکتے ہیں۔ مجھ کو پان کھانے کی بری عادت تھی" جس زمانے میں یہ لکھا گیا غالباً اس وقت پان چھوڑ بیٹھے ہوں گے۔ کہتے ہیں مجھے پان کھانے کی بری عادت تھی۔ "امرتسر میں تو مجھے پان ملا مگر بٹالہ میں مجھ کو کہیں پان نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا۔ میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مرزا صاحب سے نامعلوم کس وقت میری اس بری عادت کا تذکرہ کردیا۔ جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی روانہ کیا۔ دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان موجود پایا۔ سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا۔" یہ تھی حضرت اقدس مسیح موعود(-) کی مہمان نوازی۔ یہ اس مہمان نوازی کا عالم تھا جس میں کوئی ریاء کا شائبہ تک نہیں۔ مہمان سمجھتا تھا کہ پان یہاں مہیا نہیں ہو سکتا۔ بٹالے میں نہیں تو قادیان میں کہاں سے ہوگا۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعود(-) نے سولہ میل دور گورداسپور آدمی بھیجا اور ان کو ان کی عادت کے مطابق پان پیش فرمادیا۔ اب میں حسب سابق جلسے پر آنے والوں اور ان کے مہمان نوازوں کو عمومی نصائح کرتا ہوں جو ہر اس خطبے میں کیا کرتا ہوں جو جلسے سے پہلے کا خطبہ ہوتا ہے۔

قرض لینا' بعض لوگوں کو قرض لینے کی عادت ہوتی ہے اور جن کو عادت ہوتی ہے ان کو واپسی کی عادت نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر کوئی بدقسمتی سے ایسے لوگ آگئے ہوں تو ان کو خیال کرنا چاہئے کہ یہ اللہ کے میزبانوں کا اللہ کے مہمانوں پر حق ہے کہ ان کو ناجائز تکلیف نہ دی جائے۔ یہاں جتنے لوگ آپ کی میزبانی کریں گے ان سے قرض نہ مانگا کریں اور ان کو چھوڑ کر آپس میں بھی ایک دوسرے سے نہ مانگا کریں۔ کیونکہ جن کو یہ عادت ہے میں جانتا ہوں کہ ان کو نہ دینے کی عادت بھی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود واقعی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ میں نے اس سے پہلے اس بات کا انتظام کیا تھا کہ جن کو واقعی ضرورت ہو وہ نظام جماعت سے رابطہ کریں۔ امیر صاحب سے بات کریں یا مجھے لکھیں۔ بتائیں کہ کیا ضرورت پیش آگئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ سچی ضرورت کو پورا کیا گیا ہے۔ تو کیوں اپنے آپ کو ابتلاء میں ڈالتے ہیں یا دوسروں کو ابتلاء میں ڈالتے ہیں۔ لین دین کے معاملے میں صاف ہو جائیں۔

جو گھر کے عزیز رشتہ دار ہوں ان پر تین دن یا پندرہ دن کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ وہ رشتے دار رشتہ داروں کے پاس آتے رہتے ہیں ان کا آپس کا ایک سلوک ہے جو روایتاً چلتا ہے۔ بعض رشتے دار بعض رشتے داروں کو اپنے گھر مہینوں رکھنا چاہتے ہیں اور ان کے جانے سے ان کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ ایسی باتیں ہیں جن کو الگ الگ لکھا نہیں جاسکتا' الگ الگ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ مگر آپس کے تعلقات ہیں جو خود بخود اس بات کو واضح کرتے ہیں۔ تو ایسے آنے والے رشتہ دار اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھیں' تین دن اور پندرہ دن سے۔ جن کے عزیز اور اقرباء ان کو ہمیشہ اپنے گھر ٹھہراتے اور اصرار کرتے ہیں کہ وہ ٹھہرے رہیں لیکن ان میں سے کچھ مستثنیٰ بھی ہیں اس بناء پر کہ وہ رشتے دار ہیں از خود ان کو پندرہ دن سے زیادہ یا تین دن سے زیادہ ٹھہرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ اس لئے اگر دونوں طرف سے لین دین کا معاملہ ہو تو یہ ایک معروف بات ہے۔ مگر یہ سمجھ کر کہ کوئی رشتہ دار ہے آپ اس کے گھر ٹھہر جائیں اور میرے اس خطبے کا حوالہ دے کر کہیں اب ہمیں چھٹی ہے جتنی دیر مرضی ٹھہریں تو وہ غلط اور جھوٹا حوالہ ہوگا۔ یہ آپس کے تعلقات کا معاملہ ہے جس کو انگریزی میں Reciprocal کہتے ہیں' Reciprocal ہوتا ہے یعنی دونوں طرف سے ایک ہی قسم کا معاملہ ہو تو وہی مناسب ہے۔

افشوا السلام کا ارشاد ہے یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا سلام نشر کرو اور یہ عادت آپ ڈالیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روایت میں نے بیان کی ہے اس میں بھی سلام سے بات شروع ہوئی ہے۔ پس سلام کہنے سے دو باتیں پیش نظر رہیں گی۔ ایک تو یہ کہ آپ ہر آنے والے کی عزت کر رہے ہوں گے۔ دوسرا یہ کہ سلام کہہ کر آپ اس کو مطمئن کر رہے ہوں گے کہ آپ کی طرف سے اسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ آپ کی طرف سے وہ یقیناً امن کی حالت میں رہے گا۔ پس ان دونوں باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے سلام پھیلانے کی عادت ڈالیں۔

خواتین کو میں ہمیشہ نصیحت کرتا ہوں کہ پردے کا لحاظ رکھیں لیکن مشکل یہ ہے کہ بعض مہمان خواتین بھی آتی ہیں اس لئے اگر کوئی ایسی مہمان خاتون ہو جس نے سنگھار پٹار بھی کیا ہو اور پردے کا بھی لحاظ نہ ہو یہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ غالباً احمدی نہیں ہے۔ لیکن بعض دوسرے دوست جو مثلاً عرب ممالک سے تشریف لاتے ہیں وہ ہر خاتون سے اسی طرح کے پردے کی توقع رکھتے ہیں جو ہم جماعت میں رائج کر رہے ہیں اور بعض لوگوں نے جاکر پھر مجھے اعتراض کے خط بھی لکھے کہ ہم تو بڑی توقع لے کر آئے تھے کہ آپ پردے کا بہترین نمونہ دکھا رہے ہوں گے مگر ہم نے ایسی عورتیں دیکھیں جو پوری طرح سنگھار پٹار کرکے' کٹے ہوئے بال' سر پر چنی نہیں اسی طرح پھر رہی تھیں۔ تو اول تو یہ خیال کریں کہ اعتراض میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ مومن' مومن پر حسن ظن کرتا ہے اس لئے حسن ظن سے کیوں کام نہیں لیتے اور جو منتظمین ہیں ان کے لئے بھی مناسب نہیں ہے کہ ایسی عورتوں کو سخت لفظوں میں یا دوٹوک لفظوں میں کہیں کہ تم پردہ کرکے پھرو۔ بعض دفعہ وہ عورتیں جن کو عادت ہوتی ہے وہ اس بات کو برا مناتی ہیں۔

بعض دفعہ بعض احمدی خواتین ہیں جو نئی احمدی ہوئی ہیں ان کو بعض احمدیت کے رواجوں کا پتہ نہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہیں جو بیماری کی وجہ سے مجبور ہیں۔ سر کو پوری طرح ڈھانپ نہیں سکتے۔ تو احمدی خواتین کے لئے تو لازم ہے کہ اگر انہوں نے کسی مجبوری سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ نہیں کرنا تو سر کو ڈھانپیں۔ یہاں ہماری اردو کلاس کی بچیوں کو اور چلڈرن کلاس کی بچیوں کو میں نے نصیحت کی تھی۔ آپ دیکھیں گے تو حیران رہ جائیں گے کہ کتنی تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ یہاں کی پلی بڑھی بچیاں چھوٹی چھوٹی عمر کی اس احتیاط سے اپنے سر کو ڈھانپتی ہیں کہ دل عش عش کر اٹھتا ہے تو اسی پاک نمونے کو آپ لوگ بھی پکڑیں۔

جو باہر سے آنے والی پاکستان سے آنے والی بچیاں یا دوسرے ممالک سے آنے والی بچیاں ہیں ان میں بعض اوقات میں نے ناحق آزادی کا رجحان دیکھا ہے۔ ان کو پتہ نہیں کہ انگلستان کی بچیاں اللہ کے فضل سے بہت بلند ہو چکی ہیں اور جو باہر سے آنے والی ہیں وہ لاہور کا معاشرہ' کراچی کا معاشرہ' پنڈی کا معاشرہ' وہ لئے ہوئے آئی ہیں اور وہاں آج کل بے پردگی عام ہو رہی ہے اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ آپ اپنی عادات ان کو سکھانے آئی ہیں۔ آپ نے ان سے عادات سیکھنی ہیں۔ تو اگر آپ احمدی ہیں اور مہمان کے طور پر آئی ہیں تو جلسے کے دنوں میں آپ پر فرض ہے اور آپ کے ماں باپ پر فرض ہے آپ کو سلیقے کے ساتھ چلنا پھرنا سکھائیں۔ اگر پردے کی عمر نہیں بھی لیکن اتنی عمر ہو گئی ہے جو بیچ بیچ عمر ہوتی ہے جہاں پردہ پورا کرو نہ کرو درمیان میں اختیار ہوتا ہے اس عمر کی بچیوں کو خصوصیت کے ساتھ اپنے سر کو اور اپنی چھاتی کو ڈھانپ کر رکھنا چاہئے اور ڈھانپتے وقت بالوں کی نمائش نہیں ہونی چاہئے۔ بعض سر پر دوپٹہ اور پیچھے سے کٹے ہوئے بال نمایاں لہراتی پھرتی ہیں۔ بعض عورتیں ایسا بھی کرتی ہیں۔ مجھے ملاقات کے دوران اس سے واسطہ پڑتا ہے۔ مجھے تکلیف تو ہوتی ہے مگر اس وقت جیسا کہ اکرام کا حق ہے میں مجبوراً ان کو دو ٹوک نہیں کہتا لیکن بعض دفعہ بعد میں ان کے ماں باپ کو سمجھا دیتا ہوں۔ تو اس موقع پر ہر قسم کی آنے والیاں ہوں گی ان کا لحاظ کریں اور لجنہ کی جو سلیقے والی بچیاں ہیں جن کو بات کرنے کا اچھا سلیقہ آتا ہے ان کی ڈیوٹی ہونی چاہئے کہ ایسی عورتوں اور لڑکیوں کو علیحدگی میں نرم الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کریں۔ (۔) نصیحت ضرور فائدہ پہنچاتی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس جلسے میں اس پہلو سے بھی ان کو سدھارنے کا انتظام ہو گا۔ بہر حال جن کو نقاب میں کوئی دقت ہے بعض دفعہ طبی لحاظ سے دقت ہوتی ہے ان کا پھر یہ حق نہیں کہ سرخی پاؤڈر لگا کر اپنے آپ کو پوری طرح سجا کر باہر پھریں۔

رستوں کا حق۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بھی ایمان کا ادنیٰ شعبہ قرار دیا ہے کہ رستوں کا حق ادا کرو اور رستوں کے حق میں جو باتیں بیان فرمائی ہیں وہ خلاصتہً میں ہر جمعہ پر جو ان دنوں میں آیا کرتا ہے پہلے بھی بیان کرتا رہا ہوں اب پھر بیان کر رہا ہوں۔ ایک تو یہ کہ جو بازار یا دوکانیں وغیرہ ہیں ان کے ارد گرد جمگھٹ لگا کر کھڑا نہ ہوا کریں۔ جو چیز خریدی' لیں اور الگ کھلی جگہ جا کر اس کو کھائیں پیئیں۔ بعض لوگ کبابی کی دوکان پر کھڑے ہیں تو ہر کباب کے اترنے کا انتظار ہو رہا ہے اور پیچھے لائینیں لگی ہوئی ہیں وہ جگہ ہی نہیں چھوڑتے۔ اپنی چیز مرضی کی لیں اور الگ ہو جائیں اور اگر اتنا الگ الگ گرم کباب کھانے کا شوق ہے تو گھر میں بنائیں' بازار کا حق بہر حال ادا کریں۔

اور دوسرا جمگھٹا لگا کر دکانوں پر کھڑا ہونا ہی معیوب نہیں بلکہ گروہ در گروہ ٹولیوں کی صورت میں قہقہے لگاتے' شور مچاتے ہوئے پھرنا بھی ناواجب بلکہ بعض دفعہ گناہ بن جاتا ہے۔ اور یہ بھی رستوں کے حق کے خلاف ہے۔ رستوں سے مراد یہ نہیں کہ سڑکیں ہی ہوں پبلک جگہیں جو عامتہ الناس کے چلنے پھرنے کی جگہیں ہیں وہ بھی رستوں میں شمار ہوں گی۔ ایسے لوگ ہم نے دیکھے ہیں جو ٹولیاں بنا کر پھرتے ہیں اور آپس میں مذاق اڑا رہے ہیں اور قہقہے مارتے جا رہے ہیں۔ ان کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ جو دوسرے دیکھنے والے ہیں ان پر برا اثر پڑتا ہے بلکہ بعض اوقات ایک راہگیر اور خاص طور پر اگر کوئی باہر کا ہو وہ یہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر مذاق اڑایا گیا ہے۔ عین اس وقت قہقہہ لگاتے ہیں جب وہ پاس سے گزرا ہے اور اس سے اس کی سخت دل شکنی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ اس کے نتیجے میں لڑائی بھی شروع ہو جاتی ہے۔ تو اس بات کا بھی خاص طور پر خیال رکھیں کہ اگر ٹولیوں میں پھرنا ہے تو خاموشی سے پھریں' آہستہ باتیں کرتے ہوئے پھریں' ہرگز اپنی آوازوں کو بلند نہ کریں اور ہرگز کسی کی دل شکنی کا موجب نہ بنیں خواہ ارادۃً یا غیر ارادی طور پر ہو۔

تکلیف دہ چیزوں کا رستے سے اٹھانا۔ یہ بھی ایمان کے شعبوں میں سے ایک ادنیٰ شعبہ ہے اگر کوئی ایسی چیز نظر آئے مثلاً کیل کانٹا وغیرہ یا کیلے کا چھلکا تو یہ انتظار نہ کریں کہ جن لوگوں کی ڈیوٹی ہے اس کام پر وہی اس کو دور کریں گے۔ ایسی چیز کو تو فوراً دور کرنا چاہئے اور اس کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ خود یہ چیزیں نہ پھیلائیں۔ اگر تکلیف دہ چیزیں اٹھانے کا حکم ہے تو پھیلانا تو اور بھی بری بات ہے۔ یہ اچھی بات ہے تو پھیلانا گناہ بن جائے گا کیونکہ اس کا دور کرنا فرض ہے۔ اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ اپنی جیبوں میں ایک چھوٹا سا پلاسٹک کا تھیلا (Bag) رکھ لیا کریں۔ اس سے جیب پھولتی بھی نہیں معمولی سا ہوتا ہے کہیں آپ نے کوئی چیز پھینکنی ہو' کچھ کھا رہے ہوں اس کا Waste کیلے کا چھلکا مثلاً یہ اگر آپ نے کہیں ڈالنا ہو تو اپنی جیب سے تھیلا نکالا اس میں ڈال دیا اور وہی تھیلا آپ کے کام آئے گا۔ جب آپ کوئی خطرناک چیز رستے میں دیکھیں گے تو اس کو اٹھا کر ہاتھوں میں لٹکائے ہوئے نہیں پھریں گے بلکہ اسی تھیلے میں ڈال لیا کریں تو بہر حال اس کا جیب میں ڈالنا ضروری تو نہیں ہے اس کو پھر ہاتھ میں پکڑے رکھیں۔ جب کوئی ڈسٹ بن (Dut Bin) آئے تو اس کو اس میں پھینک دیا کریں۔

اب کچھ امور آخر پر حفاظتی نقطہ نگاہ سے میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کا جو حفاظت کا نظام ہے۔ یہ کل عالم میں یکتا ہے اور اس میں ادنیٰ سا بھی مبالغہ نہیں۔ دنیا میں کہیں کسی اجتماع پر یا کسی دنیا کے بڑے سربراہ کے لئے حفاظت کا ایسا موثر انتظام نہیں ہوتا جتنا جماعت احمدیہ میں روایتاً رائج ہو چکا ہے۔ اس کے کچھ پہلو ہیں جو میں آپ کے سامنے کھول کر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ ہر احمدی نگران ہوتا ہے اور خاص طور پر وہ احمدی جو بڑے اخلاص سے خلیفہ وقت سے ملنے آئے ہیں وہ ان کے خطوں سے پہلے بھی لگ رہا ہے' یہاں آنے کے بعد بھی کہ ان کو فکر رہتی ہے کہ اتنے بڑے اجتماع میں حفاظت کا پورا انتظام ہے کہ نہیں۔ تو ان کو میں یہ نصیحت کر رہا ہوں' باقیوں کو بھی کہ سب سے بڑی حفاظت کا انتظام تو آپ خود ہیں۔ آنکھیں کھول کر پھریں اور جس شخص سے بھی آپ کو احساس ہو کہ خطرہ ہو سکتا ہے اس کے متعلق چند باتیں پلے باندھ لیں۔

بعض دفعہ بڑے مخلص احمدی ہوتے ہیں مگر ان کی شکل صورت ایسی ہوتی ہے کہ بعض دوسروں کو ان سے کچھ ڈر بھی لگتا ہے۔ وہ اپنے حلیبے ہیں' میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا مگر ایسا ہی ایک واقعہ ایک جلسے پر ہوا تھا۔ ایک شخص انتہائی مخلص مگر حلیبے کے لحاظ سے بڑا مشٹنڈا اور اتفاق سے داڑھی مونچھ منڈھا ہوا۔ اس کی اتنی سخت نگرانی ہو رہی تھی کہ جیسے سارا خطرہ اسی سے درپیش ہے۔ جب مجھے بتایا گیا اور میں نے دیکھا تو میں نے کہا انا اللہ یہ تو میں جانتا ہوں بہت مخلص فدائی احمدی ہے۔ اس کو اپنے کام میں لائیں' حفاظت کے کام میں۔ تو ایک ان کو میری نصیحت ہے آنے والوں کو بھی اور رہنے والوں کو بھی جو بھی جلسے میں ہوں کہ اپنے دائیں بائیں کی حفاظت کریں۔ دنیا میں کہیں بھی یہ نظام رائج نہیں۔ جب بھی کوئی شخص حملہ کرنا چاہتا ہے تو باوجود ہر قسم کے آلات کے جو اس کی جیبوں' اس کے جسم پر چھپے ہوئے ہتھیاروں کی خبر دیتے ہیں اس کے باوجود وہ لے جاتا ہے۔ بے شمار طریقے دنیا نے ایجاد کئے ہوئے ہیں تو ایسا شخص جو کسی ہتھیار کو استعمال کرنا چاہے اس کو لازماً کوئی تیزی سے حرکت کرنی پڑتی ہے۔ وہ جیب کی طرف یا کہیں ہاتھ ڈالتا ہے اگر دائیں بائیں بیٹھے ہوئے ہوشیار ہوں تو ناممکن ہو جائے گا اس کے لئے کہ ایسی حرکت کر سکے۔ پس اصل نگران تو اللہ ہی ہے مگر اللہ نے جو طریقے سمجھائے ہیں ان طریقوں پر عمل کرنا تو ضروری ہے۔ تو اپنے دائیں بائیں سے بیدار مغز رہیں اور جو اچھے لوگ بھی ہیں بعض دفعہ ان میں بھی جن کو آپ اچھا سمجھ رہے ہیں بعض بد چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے نگرانی کا یہ نظام سب پر حاوی کریں۔ ہر شخص اپنے دائیں بائیں کا نگران ہو۔ اگر آپ یہ صورت اختیار کریں تو چلتے پھرتے آتے جاتے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ حفاظت کا انتظام ایسا اعلیٰ ہو گا کہ دنیا میں کبھی کسی سربراہ کے لئے ایسا انتظام نہ ہوا' نہ ہو سکتا ہے۔ جب دو رویہ کھڑے ہوں تو اس وقت بھی اس کا خیال رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہم اس کو ربوہ میں استعمال کر چکے ہیں' آزما چکے ہیں اس عادت کو۔ دو مرتبہ ایسا ہوا کہ لازماً کوئی شخص مجھ پر بندوق سے حملہ کرنے کے لئے' بندوق داغنے کے لئے اپنی چادر میں یا کمبل میں چھپائے کھڑا تھا اور چونکہ میں نے اس وقت منتظمین کو یہ ہدایت کی ہوئی تھی کہ جہاں کوئی شخص آپ کو ایسا نظر آئے ضروری نہیں کہ آپ اس کو حکم دیں چادر اتارو۔ پاس کھڑے ہو جائیں اگر اس کی نیت ہوئی وہ ہاتھ ہلائے گا اسی وقت پکڑلیں اور دو آدمی پکڑے گئے۔ اور پھر انہوں نے تسلیم بھی کر لیا۔ تو یہ نظام حفاظت ایسا ہے جس کا کوئی جواب دنیا میں نہیں' اس کی کوئی مماثلت کہیں اور دکھائی نہیں دے گی۔ جو فوجی یا پولیس والے مقرر ہوا کرتے ہیں کتنے ہوں گے اس کے باوجود Crowd پیچھے ہوتا ہے' ان کے درمیان ہوتا ہے اور ہر وقت وہ شخص آزاد ہے کچھ نہ کچھ کرنے پر۔

اس لئے جماعت احمدیہ کا جو نظام حفاظت ہے' اس کے متعلق اب چونکہ خطبے کا وقت ختم ہو گیا ہے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں آخر پر یہ کہ **اول حفاظت اللہ کی ہے۔ اس کی حفاظت کا سایہ ہو تو کسی کو کوئی چیز گزند نہیں پہنچا سکتی۔ اس لئے دعائیں کرتے رہیں** اور جو اعلیٰ توقعات نظام جماعت سے وابستہ ہو چکی ہیں ان کا خیال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسے کو امن و امان کے ساتھ نہایت عمدگی کے ساتھ خیرو عافیت سے گزارے اور ہر پہلو سے یہ خوشکن ہو اور خوشیوں کی خبریں لے کر آپ لوگ واپس لوٹیں اور اس وطن کے لئے دعائیں کرتے ہوئے واپس جائیں کہ اگر پہلے نہیں تو آپ کے جانے کے بعد کوئی نہ کوئی تبدیلی ان میں واقع ہو۔

☆......☆......☆......☆

عبدالعزیز عابد صاحب مربی سلسلہ

رفیق حضرت مسیح موعود حضرت میاں جان محمد صاحب کا ذکر خیر

خاکسار کے نانا جان میاں جان محمد ولد غلام محمد صاحب مورخہ 6 ستمبر دوپہر 3:35 کے قریب اس جہان فانی سے کوچ کر کے دنیا والوں کو سوگوار چھوڑ گئے۔

میاں جان محمد صاحب قریباً 102 سال کی عمر پا کر فوت ہوئے۔ آپ نے اپنے والد صاحب کے ساتھ 1905ء میں بیعت کی۔ اور پھیرو چیچی کا گاؤں جو قادیان سے نو میل کے فاصلے پر تھا۔ آپ وہاں سے پیدل چل کر حضرت مسیح موعود کی اقتداء میں آکر جمعہ میں شریک ہوتے۔ آپ بیان فرماتے کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ تو مصافحہ کرتے ہوئے آپ کے نرم اور گرم ہاتھوں کی لمس مجھے یاد ہے۔

خاکسار نے جب سے ہوش سنبھالا آپ کا پیارا سا نام "میاں جی" ہی کانوں کو سننے کو ملا۔ چھوٹے بڑے سب آپ کو میاں جی کے نام سے یاد کرتے۔ آپ کے ہاتھ میں چھڑی بھی میں نے ہمیشہ دیکھی یہ چھڑی جب بھی کہیں جاتے ساتھ لے کر جاتے۔

مجھے یاد ہے جب بھی ہم گرمی کی چھٹیوں میں یا ویسے آپ کو ملنے کے لئے جاتے تو ہمیشہ ہنستے ہوئے چہرے کے ساتھ ملتے اور ملنے والوں کے چہروں پر بھی ایک خوشی کی لہر دوڑ جاتی اور مزاح بھی ان کی طبیعت میں تھا اور باتوں باتوں میں ایسی مزاح کی بات کہہ جاتے کہ ساری محفل خوش ہو جاتی۔ مثلاً پچھلے سال جب مشاورت پر آنا تھا تو محمود آباد سے کراچی پانچ گھنٹے کا سفر تھکا دینے والا تھا۔ ان کے پوتے طارق نے پوچھا۔ "میاں جی تھک تے نہیں گئے" کہنے لگے۔ "میں کوئی بڈھا واں"

کوئی جماعتی سفر کرنا پڑ جاتا تو تکلیف کے باوجود اس کے لئے تیار ہو جاتے۔ وفات سے کچھ وقت پہلے کراچی سے بعض احباب آئے اور کہا کہ آپ ہمارے ساتھ کراچی چلیں ہم نے ملاقات کا پروگرام وغیرہ بنانا ہے تو کہنے لگے کہ "میں جانے کے لئے تیار ہوں"

عبادت اور خدا سے تعلق

مجھے اکثر آپ کے کمرے میں سونے کا موقع ملا۔ آپ کو رات جتنی بار بھی بیداری ہوتی۔ اٹھ کر وضو کر کے نفل شروع کر دیتے پھر سو جاتے پھر جب بیدار ہوتے نفل پڑھتے رہتے۔ گھٹنوں میں تکلیف کے باوجود آپ چل کر بیت الذکر میں جا کر عبادت بجا لاتے اور ہم سب کو نماز کے بارے میں بہت تلقین کرتے۔ اور بعض اوقات پنجابی اشعار پڑھ کے ہمیں نماز کی اہمیت کے بارے میں بتاتے۔

میاں جان محمد صاحب کے پوتے نعیم احمد بیان کرتے ہیں کہ جب آپ قریب المرگ تھے تو رات نماز کے بارے میں پوچھا کہ وقت ہو گیا ہے بتانے پر آپ نے تیمم کیا اور نماز شروع کی لیکن پڑھتے پڑھتے بے ہوش ہو گئے اس طرح قریباً 10 یا 15 مرتبہ پوچھا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے پھر نماز شروع کرتے اور بے ہوش ہو جاتے۔

تلاوت قرآن

آپ نہایت سادہ اور سریلی آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔ دل چاہتا تھا کہ آپ کی تلاوت سنتے ہی جائیں۔ آپ کو کلام پاک کے حصے بعض جگہ سے یاد تھے اس کو روزانہ صبح کے وقت تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپ کی تلاوت سن کر ایسا محسوس ہوتا جیسے ایک گہرا سایہ دار درخت سخت دھوپ میں چھاؤں دیتا ہو۔

ایثار اور مہمان نوازی

جب بھی آپ سے کوئی ملنے جاتا تو ہنستے ہوئے کھلے چہرے کے ساتھ ملتے اور پھر پانی اور کھانے وغیرہ کا پوچھتے اور گھر والوں کو چائے وغیرہ بنانے کا کہتے۔ مشاورت کے دنوں میں دار الضیافت میں مَیں آپ کے کمرے میں ساتھ رہتا تھا۔ اور ہمیں ہدایت کرتے کہ جب بھی کوئی ملنے آئے رات کو یا دن کو جس وقت بھی آئے اس کو واپس نہ کرنا اور ملنے سے نہ روکنا۔ پتہ نہیں کوئی کتنی دور سے ملنے آیا اور میں اس سے نہ ملوں تو اچھا نہیں ہو گا۔ اور کمزور صحت کے باوجود لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ملنے کا موقع دیتے۔"

دعوت الی اللہ کے بارے میں جذبہ

آپ ویسے تو ان پڑھ تھے لیکن مناظرے وغیرہ سن سن کے آپ کو اختلافی مسائل اچھی طرح یاد تھے۔ اور دعوت الی اللہ کا جذبہ بھی تھا۔ ان کے بیٹے مختار احمد (معلم وقف جدید) بیان کرتے ہیں کہ میں چھوٹا تھا۔ ایک مرتبہ ان کے ساتھ کنری شہر میں گیا۔ ایک سنار دین محمد کی دوکان پر آپ کی ایک مولوی اور دوسرے غیر از جماعت احباب سے گفتگو شروع ہو گئی۔ گفتگو گیارہ بجے دن کے شروع ہوئی اور تین بج گئے اور آپ کی گفتگو جاری تھی....

اچھی صحت

میاں جان محمد صاحب کی جوانی میں صحت بہت اچھی رہی آپ فوج میں بھی کام کرتے رہے۔ آپ بہت اچھے گھڑ سوار تھے. اور محمود آباد میں آپ نے ایک بہت اچھی گھوڑی رکھی ہوئی تھی جو کہتے ہیں کہ جیپ سے تیز دوڑتی تھی۔ اس پر آپ جدھر بھی جانا ہوتا سفر پر جایا کرتے تھے۔ جوانی میں آپ کڑاہ ایک ہاتھ سے گھما لیتے تھے جو کافی وزنی ہوتا ہے (کڑاہ وہ برتن جس میں گنے کا رس ڈال کر اور نیچے آگ جلا کر گڑ بناتے ہیں) آپ جوانی میں ہمیشہ دوسروں کے کام کرنے پر تیار رہتے جہاں بھی کوئی وزنی کام کرنا پڑتا۔ کوئی شہتیر وغیرہ چھت پر ڈالنا ہوتا تو میاں جی کی خدمات حاصل کی جاتیں۔

صلح صفائی کرانا

برادری میں یا دوسرے احباب میں جہاں بھی کوئی جھگڑا وغیرہ ہو جاتا تو فوراً فریقین کو بلا کر صلح کرانے میں جلدی کرتے اور کسی طرح آپس میں صلح کروا دیتے۔ اسی طرح رشتہ ناطہ کے بارے میں آپ نے اچھا کام کیا۔ بہت سے ایسے رشتے کرائے جن کا والی وارث کوئی نہ ہوتا۔

خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک

پاکستان بننے سے پہلے ہی (چھ یا سات ماہ) آپ سندھ تشریف لے آئے تھے۔ جب پاکستان ہندوستان کی تقسیم ہو گئی اور حضرت امام جماعت نے تحریک کی کہ قادیان کی حفاظت کے لئے نوجوان چاہئیں تو آپ جانے کے لئے تیار ہو گئے لاہور پہنچے لیکن لاہور سے آگے کسی وجہ سے ان کو نہیں جانے دیا گیا۔ اور وہیں سے روک دینے کی وجہ سے واپس آگئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میاں جان محمد صاحب کو اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اور ان کی نیکیوں کو ہمیں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قربانی کرنے والی جماعت

○ (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سنو تم ہی وہ لوگ ہو جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا اعزاز کا فقرہ ہے۔

اگر آپ غور کریں تو اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس حال میں ڈوب جائیں گے کہ ہمیں مخاطب کر کے خدا تعالیٰ فرما رہا ہے کہ تمہیں چن لیا گیا ہے اور یہ صورت حال آج سوائے جماعت احمدیہ کے کسی پر صادق نہیں آتی دکھاؤ تو سہی اور جماعت مذہبی یا غیر مذہبی جو اس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں براہ راست دین یا غریبوں پر خرچ کرنے کے لئے دعوت دے رہی ہو اور جس کو اللہ تعالیٰ دعوت دے رہا ہو کہ اٹھو اور نیک کاموں پر خرچ کرو۔

(خطبہ جمعہ 3۔ اگست 98ء الفضل ص 2)

لہٰذا تحریک جدید کے عظیم الشان کار خیر میں جن مخلصین جماعت نے مالی قربانیوں کے وعدے پیش کئے ہوئے ہیں ان کی آگاہی کے لئے عرض ہے کہ تحریک جدید کا سال اختتام پذیر ہونے میں ایک ماہ باقی رہ گیا ہے اپنے وعدوں کی ادائیگی کا جلد اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4300 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے
احمدیہ چینل حاصل کریں
پروپرائیٹر
شوکت ریاض قریشی
نو انٹ سیٹلائٹ
فیصل مارکیٹ 3۔ مال روڈ
لاہور 5400
فون نمبر رہائش 7351722
آفس 7352212

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 26- ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 درجے سنٹی گریڈ
28- ستمبر- غروب آفتاب 5-59
29- ستمبر- طلوع آفتاب 5-58

عالمی خبریں

رشدی کے سر کی قیمت واپس ایران نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ برطانوی مصنف سلمان رشدی کا سر قلم کرنے پر پچیس لاکھ ڈالر کا جو انعام رکھا گیا وہ واپس لے لیا گیا ہے۔ تاہم اس کے خلاف سزائے موت کا فتویٰ برقرار رہے گا۔ ایرانی وزیر خارجہ کمال خرازی نے برطانوی وزیر خارجہ سے ملاقات کے بعد صحافیوں کو بتایا کہ ایران کا اب "انعام" سے کوئی تعلق نہیں۔

کتاب واپس نہیں ہوگی برطانوی مصنف سلمان رشید نے اپنے سر کی قیمت کا اعلان واپس لئے جانے پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ اپنی کتاب "شیطانی آیات" واپس نہیں لیں گے۔ بتایا گیا ہے کہ اس نو سال کے عرصے میں بیس بار ان پر حملہ ہوا مگر برطانوی پولیس کی چوکسی نے ہر بار ان کی جان بچالی۔ وہ کئی سال موت کے ڈر سے روپوش بھی رہے۔

مسائل کے حل کی امید نہیں ٹائمز آف انڈیا نے لکھا ہے کہ پاک بھارت مذاکرات میں بڑے مسائل حل ہونے کی امید نہیں۔

پانچ بڑی طاقتوں کی پیشکش کشمیر سمیت پاک بھارت تنازعات حل کرانے کے لئے 5 بڑی طاقتوں نے مدد کی پیشکش کر دی ہے۔ یہ ممالک برطانیہ، چین، امریکہ، فرانس اور روس ہیں۔

روس ایٹمی دھماکہ کرے گا روس چند دن تک ایک ایٹمی دھماکہ کرنے والا ہے۔ امریکہ کی وزارت دفاع کے ترجمان نے کہا ہے کہ یہ دھماکہ معمولی نوعیت کا ہوگا۔ اس سے سی ٹی بی ٹی کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔

نئے نام سے امریکہ کے ایٹمی دھماکے امریکہ نے نئے نام (سب سیوٹیکل) سے زیر زمین ایٹمی دھماکے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ امریکہ کا موقف ہے کہ یہ جوہری دھماکہ ایٹمی دھماکے کے بغیر ہوگا جس سے سی ٹی بی ٹی کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ پاکستان اور بھارت امریکہ اور روس کے تجربات کو بنیاد بنا کر سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں سے انکار کر سکتے ہیں۔

اسامہ کیلئے افغان شہریت افغانستان نے اسامہ بن لادن کو افغان شہریت دے دی ہے۔ 67 پاکستانی مجاہدین کو بھی افغان شہری قرار دے دیا گیا۔

نیٹو روس اختلافات سربیا کے خلاف فوجی کارروائی کے معاملے پر روس اور نیٹو کے اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔ نیٹو ممالک نے کوسوو کا بحران حل کرنے کے لئے فوجی تیاریاں مکمل کرلیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بوسنیا میں سربوں کے خلاف فوجی کارروائی کی بھی روس نے مخالفت کی تھی۔

فوجی مشقوں کا اصل سبب ایران نے کہا ہے کہ افغان سرحد پر فوجی مشقوں کا اصل سبب سمگلنگ کو روکنا ہے۔ سرحدوں پر فوجوں کی تعیناتی کسی حد تک حفاظتی اقدام ہے۔

مداخلت کا فیصلہ امریکی صدر کلنٹن نے مشرق وسطیٰ کے مسئلے کے حل کے لئے مداخلت کا فیصلہ کرلیا ہے وہ آئندہ ہفتے وائٹ ہاؤس میں اسرائیلی وزیر اعظم اور فلسطینی رہنما سے الگ الگ ملاقات کریں گے۔

ملکی خبریں

سی ٹی بی ٹی پر دستخط کا وعدہ امریکہ کے صدر کلنٹن نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم نواز شریف نے اگلے سال سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بھارت نے بھی ایسا ہی وعدہ کیا ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا کہ اس وعدے سے میری حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ اس سے علاقے میں ایٹمی دوڑ بند ہو جائے گی۔

انسانیت کی عظیم خدمت وزیر اعظم نواز شریف نے نیویارک میں ایک ٹی وی چینل سے انٹرویو میں کہا کہ مسئلہ کشمیر کا حل انسانیت کی عظیم خدمت ہوگی۔ اقوام متحدہ اور امریکہ کو تنازعہ کشمیر کے حل میں جھجکنا نہیں چاہئے۔

فرد جرم نہ لگ سکی بعض قانونی نکات کی وجہ سے غیر ملکی اثاثوں اور بینک اکاؤنٹس کے کیس میں بینظیر بھٹو پر فرد جرم عائد نہ ہو سکی۔

آرڈیننس واپس قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے احتجاج پر حکومت نے انڈس ریور سسٹم اتھارٹی کا ترمیمی آرڈیننس واپس لے لیا۔ جس پر اپوزیشن نے آرڈیننس پر بحث کا مطالبہ نہیں کیا۔

زرداری کی جان کو خطرہ محترمہ بینظیر بھٹو نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اجمل میاں کو خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ان کے خاوند آصف علی زرداری کی جان کو خطرہ ہے۔ بھٹو گروپ کے کچھ افراد نے حلف اٹھایا ہے کہ وہ زرداری کو قتل کردیں گے۔ سندھ انتظامیہ کو بھی اس کا علم ہے۔ یہ لوگ صرف وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ حفاظتی انتظامات کئے جائیں۔

بیوروکریسی پر برہمی پنجاب اسمبلی کے قائم مقام سپیکر حسن اختر موکل نے پنجاب کی بیوروکریسی پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیوروکریسی ارکان اسمبلی کے فرائض میں روڑے اٹکاتی ہے۔ ارکان اسمبلی کے سوالات کے جوابات درست طور پر نہیں دیئے جاتے۔ انہوں نے کمالیہ سٹیڈیم کے بارے میں غلط جواب دینے پر وزیر قانون کو تحقیقات کی ہدایت کی۔

سپاہ صحابہ کا جلوس پرامن نہیں تھا صوبائی وزیر راجہ بشارت نے کہا ہے کہ سپاہ صحابہ کا جلوس پرامن نہیں تھا۔ کارکن مسلح تھے۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ پولیس نے پرامن جلوس پر لاٹھی چارج کیا۔

سردار شوکت حیات کیلئے فاتحہ خوانی پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں تحریک پاکستان کے لیڈر سردار شوکت حیات کی وفات پر ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گی۔

نااہلی ریفرنس مسترد بلوچستان اسمبلی میں بی این پی کے دس ارکان صوبائی اسمبلی کے خلاف دائر کردہ نااہلی کے ریفرنس چیف الیکشن کمشنر نے مسترد کر دیئے انہوں نے سابق وزیر اعلیٰ اختر مینگل کے خلاف بغاوت کی تھی۔ فیصلہ میں کہا گیا کہ دونوں گروپوں نے اصلی ہونے کا دعویٰ کیا فیصلہ عدالت سے کرایا جائے۔

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ اگر علمائے کرام نفاذ شریعت میں مخلص ہیں تو ہماری قیادت کریں۔

ربوہ آئی کلینک
ڈاکٹر خالد تسلیم ایم بی بی ایس ایف آر سی ایس
جدید الٹراساؤنڈ کی مدد سے موتیا کے اپریشن شروع ہیں۔
☎ 211707
اوقات: صبح 9 بجے تا 1 بجے
شام 5 بجے تا 8 بجے
دارالصدر غربی ربوہ

سیمنٹ
میپل لیف، پائینیر و دیگر۔ ماربل چپس، ماربل پاؤڈر
ماربل پٹی۔ ماربل ٹائل۔ ماربل ٹکڑی۔ اینٹ
ٹائل۔ بجری۔ عمدہ کوالٹی ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں
جماعتی اداروں کیلئے خصوصی رعایت کی پیشکش
وقار ٹریڈرز
راجیکی روڈ ربوہ
☎ دکان 04524-974
گھر 04524-212747

دعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زدجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان: 04524-211806
رہائش: 211883
22238

منہ کھر۔ سرکن۔ زہرباد
کے علاوہ جانوروں کی 50 امراض کا
شفا بخش علاج۔ معلوماتی رسالہ مفت
بذریعہ ڈاک /5 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
☎ :- 771 213156 FAX :- 4524- 212299

گھر کے فالتو کمرہ یا پولٹری شیڈ
میں مشروم کاشت کریں اور معقول
منافع حاصل کریں۔
ریناز انٹرپرائزز
15- شوکت پلازہ آئی-10 مرکز اسلام آباد
☎: 442098 فیکس 454964